بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل و دوئم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

مترجم

سید المفسرین ادیب اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہؒ امروہوی

(مصنف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

مترجم

سید المفسرین ادیبِ اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہؒ امروہوی

(مصنف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

ے سرفراز فرماتے رہیں گے تو ہم جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ وما توفیق الا باللّٰہ

دعا گو

احقر الزمن سیّد ظفر حسن نقوی

مترجم کتاب ہذا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر .. .. ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۵ کراچی

مطبع .. .. قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۲ کراچی

کتابت .. .. سیّد شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت .. .. دسمبر ۲۰۰۴ء بار سوم

ہدیہ .. .. (۲۱۰) دو سو دس روپے

پر نازل ہوا تھا میں بشارت دیتا ہوں کہ تم نبی ہو جن کی بشارت موسیٰ اور عیسیٰ نے دی تھی تم نبی مرسل ہو تم کو جہاد کا حکم دیا جائے گا۔ ایک روز جبریل اس وقت نازل ہوئے جبکہ آنحضرتؐ علی و جعفر کے درمیان آرام فرما رہے تھے۔ جبریل آپ کے سرہانے تھے اور میکائیل پائینتی جب آپ بیدار ہوئے تو جبریل نے خدا کا پیغام آپ کو پہنچایا آپ نے پوچھا تم کون ہو کہا میں جبریل ہوں اس کے بعد جدھر جاتے تھے ہر درخت اور پتھر آپ کو سلام کرتا تھا اور تہنیت دیتا تھا اس کے بعد جب کبھی جبریل آتے تھے بغیر اذن داخل نہ ہوتے تھے۔

ایک روز جبریل آئے اور پہاڑ کے ایک پتھر کے اوپر نظر کی اس سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا جبریل نے اس سے وضو کیا اور رسول نے بھی کیا پھر نماز ظہر پڑھی یہ پہلی نماز ظہر تھی جو رسول نے ادا کی۔ امیرالمومنینؑ نے آنحضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھی جب گھر میں آئے تو جناب خدیجہ نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔

ایک روایت میں ہے کہ جبریل نے ایک ریشم کا ٹکڑا نکالا اور کہا پڑھو اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ (سورہ العلق ۱/۹۶) حضرت نے پڑھا۔ پھر جبریل و میکائیل کے ساتھ ستر ہزار فرشتے آنے لگے وہ ایک کرسی لائے اس پر آپ کو بٹھایا اور سر پر تاج رکھا اور کہا اللہ کی حمد کرو۔ جب آپ گھر کی طرف چلے تو ہر شے آپ کو سجدہ کرتی تھی اور سلام کی آواز آتی تھی۔ جب گھر میں داخل ہوئے تو سب گھر منوّر ہو گیا جناب خدیجہ نے پوچھا یہ کیسا نور ہے فرمایا یہ نور نبوت ہے کہو **لا إله إلا الله محمد رسول الله** جناب خدیجہ نے یہ کہا اور اسلام لے آئیں۔ حضرت نے فرمایا میں سردی محسوس کرتا ہوں انہوں نے لحاف اڑھا دیا آواز آئی **یا أيها المدثر**، حضرت اٹھے اور اپنے کانوں میں انگلی دے کر کہا **الله أكبر الله أكبر** جس نے سنا اس نے بھی یہی کہا۔

فصل ششم

دعوت ذوالعشیرہ

جب آیہ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ (سورہ الشعراء ۲۱۴/۲۶) نازل ہوئی تو حضرت کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور آپ نے قریش کو پکارا وہ جمع ہوئے اور پوچھا کیا معاملہ ہے فرمایا اگر میں تم کو خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے سے دشمن آ رہا ہے تو تم اس کی تصدیق کرو گے انہوں نے کہا ہاں ہم آپ کو صادق جانتے ہیں فرمایا میں تم کو خدا کے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں ابولہب نے کہا تیرا برا ہو۔ اس بات کے لیے ہم سب کو بلایا تھا۔ اس پر سورۂ تبّت نازل ہوئی۔

قتادہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میں آگاہ کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول

بن کر آیا ہوں تمہاری طرف خصوصاً اور تمام لوگوں کی طرف عموماً۔ تم مرد گے جیسے کہ تم سوتے ہو اور پھر اٹھائے جاؤ گے جیسے کہ تم جاگتے ہو پھر حساب ہوگا اس کا جو کچھ تم کرتے ہو۔ پھر احسان کا بدلہ احسان ہوگا اور برائی کا بدلہ برائی اور ابدی و دوامی جنت و نار ہے اور سب سے پہلے میں نے تم کو ڈرایا ہے۔

قوم جن پر تبلیغ

ابن جبیر سے مروی ہے کہ جب حضرت نے مدینہ کی طرف توجہ کی تو نصف شب کے وقت ایک درخت کے نیچے نماز پڑھنے لگے تو جن کا ادھر سے گزر ہوا اس نے حضرت کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور قرآن کو کان لگا کر سنا چونکہ حضرت کو قوم جن کے انذار کا بھی حکم دیا گیا ہے لہٰذا خدا نے ایک جن کو ارض نینوا سے بھیجا اور حضرت بھی وادی جن میں جو مدینہ سے ایک میل تھا تشریف لے گئے۔ حضرت نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رات کو جنوں پر کلام خدا کی تلاوت کروں تم میں سے کون میرے ساتھ چلے گا پس ابن مسعود ساتھ ہوئے جب جنوں کی گھاٹی میں داخل ہوئے اور قرآن پڑھنا شروع کیا تو جنوں کی ایک کثیر جماعت بادل کی طرح آ کر جمع ہوئی اور صبح تک حضرت سے قرآن سنتی رہی حضرت نے مجھ سے کہا تم سمجھے یہ کون تھے میں نے کہا یقیناً وہ جن تھے ان میں سات جن نصیبین کے تھے جن کو ان کی قوم کی طرف آنحضرتؐ نے رسول بنا کر بھیجا۔

فصل ہفتم

کفّار و مشرکین کی بدسلوکی

جب ابولہب نے اظہار دعوت پر اعتراض کیا تو حضرت ابو طالب نے اسے بہت جھڑکا۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ ولید بن مغیرہ قریش کے پاس آیا اور کہنے لگا لوگ کل موسم حج میں جمع ہوں گے اور چونکہ اس شخص کا معاملہ لوگوں میں مشہور ہو گیا ہے لہٰذا لوگ اس کے متعلق سوال کریں گے تو ان سے تم کیا کہو گے ابوجہل نے کہا ہم کہہ دیں گے کہ یہ مجنون ہے ابولہب نے کہا میں تو یہ کہوں گا کہ یہ شاعر ہے عقبہ ابن ابی معیط نے کہا کہ میں کہہ دوں گا یہ کاہن ہے ولید نے کہا میں تو یہ کہوں گا یہ ساحر ہے زوجہ اور شوہر باپ اور بیٹے بھائی اور بھائی کے درمیان جدائی کراتا ہے اسی پر اللہ نے سورۂ نون والقلم نازل فرمایا۔

جب حضرت نے قرآن سنایا تو ابوسفیان ولید۔ عتبہ اور شیبہ نے نضر بن الحرث سے پوچھا محمد کیا کہتے ہیں اس نے کہا یہ